السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے خاوند نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ میں میکے نہ جاؤں اوراب وہ اس سے رجوع کرنا چاہتا ہے توکیا اس پر قسم کا کفارہ ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کو یہ چاہیے کہ وہ اپنے گھریلو جھگڑوں میں طلاق کا لفظ استعمال نہ کرے اس لیے کہ طلاق کا انجام صحیح نہیں ہوتا ۔ بہت سے لوگ طلاق کے معاملے میں سستی کرتے ہیں جب بھی ان کا کوئی گھریلو جھگڑا ہوتا ہے فوراً طلاق کی قسم اٹھالیتے ہیں یہ تو اللہ تعالی کی کتاب سے ایک قسم کا کھیل ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اکٹھی تین طلاقیں دینے والے کو کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنے والا قرار دیا ہے تو ایسے شخص کو کیا کہا جائے گا جو طلاق کو اپنی عادت ہی بنالے ؟

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ :

عن مَحْمُود بْن لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا ؟ فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ : أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ ! حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَلَا أَقْتُلُهُ ؟ "

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے ڈالی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو کر کھڑے ہوگئے ۔ اور فرمایا کیا اللہ تعالی کی کتاب سے کھیلا جارہا ہے جبکہ میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اوراس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !کیا میں اسے قتل کرڈالوں ۔ " (الطلاق باب الثلاث المجموعة ومافیہ من التغلیظ)

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ ۔

یہ بے وقوف لوگ جو اپنی زبانوں پر ہر چھوٹے اور بڑے معاملے میں طلاق طلاق کرتے پھرتے ہیں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے سراسر خلاف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔

" مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ "

" جو شخص بھی قسم اٹھانا چاہے وہ اللہ تعالی کی قسم اٹھائے وگرنہ خاموش ہی رہے ۔ " (بخاری 2679 ۔ کتاب الشہادات باب کیف یستحلف)

لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ وہ جب بھی قسم اٹھائے صرف اللہ تعالی کی ہی قسم اٹھائے اوراس کے یہ بھی لائق نہیں کہ وہ بکثرت قسمیں ہی اٹھاتا چلا جائے ، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے ۔

وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ اوراپنی قسموں کی حفاظت کرو ۔ " (المائدۃ : 89)

اس آیت کی جو تفسیر کی گئی ہے وہ بالجملہ یہی ہے کہ کثرت سے اللہ تعالی کی قسم نہ اٹھایا کرو ۔

رہا مسئلہ یہ کہ طلاق کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے یا نہیں مثلاً یوں کہا جائے کہ اگر تم یہ کرو تو طلاق اگر یہ نہ کرو تو طلاق یا پھر یہ کہے کہ اگر میں ایسا کروں تو میری بیوی کو طلاق اگر ایسا نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق اوراس طرح کے دوسرے کلمات وغیرہ تو یہ سب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ورہنمائی کے خلاف ہے ۔ (مزید دیکھئے : فتاوی المراء المسلمة 853/2)

دوسری بات یہ ہے کہ :

اس سے طلاق واقع ہوتی ہے کہ نہیں تو اس میں خاوند کی نیت کا دخل ہے اگر اس نے طلاق کی نیت کی اور بیوی کو قسم دی کہ وہ ایسا کام نہ کرے تو بیوی کے وہ کام کرنے سے طلاق واقع ہوجائے گی اوراگر وہ طلاق کی نیت نہیں کرتا بلکہ اس سے صرف اسے روکنے کی نیت تھی تو اس کا حکم صرف حکم کا ہوگا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ :

راجح بات یہ ہے کہ جب طلاق کو قسم کی جگہ پر استعمال کیا جائے یعنی اس کا مقصد یہ ہو کہ کسی کام کے کرنے پر ابھارنا یا کسی کام سے منع کرنا یا کسی بات کی تصدیق یا تکذیب کرنا یا کسی بات کی تاکید کرنا وغیرہ تو اس کا حکم بھی قسم جیسا ہی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

يَأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ١ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ٢ ... سورة التحريم

"اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم !تم اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کیوں کرتے ہو۔ تم اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔"

یہاں اللہ تعالیٰ نے تحریم کو تسلیم قرار دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ :

"إنما الأعمال بالنيات"

"عملوں کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔"(بخاری (1) کتاب بداء الوحی)

اور یہ قسم اٹھانے والا طلاق کی نیت تو نہیں کر رہا اس نے قسم کی نیت کی ہے یا پھر قسم کا معنی مراد لیا ہے تو اگر وقسم توڑتا ہے تو اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہی کافی ہے۔ اس مسئلے میں راجح قول یہی ہے۔ (مزید دیکھئے فتاوی المراء المسلمة 754/2)

سعودی مستقل فتوی کمیٹی سے سوال کیا گیا کہ جو شخص اپنی بیوی کو یہ کہے کہ میرے ساتھ اٹھو ورنہ طلاق تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی؟ تو کمیٹی نے جواب دیا :

اگر آپ کی اس سے طلاق کی نیت نہیں تھی بلکہ صرف اپنے ساتھ لے جانے کے لیے ابھارنا مقصود تھا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ علماء کے صحیح قول کے مطابق اس پر آپ کو (قسم کا) کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر آپ نے اس سے طلاق مراد لی ہے تو اس پر ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء 86/20) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص436

محدث فتویٰ